زیورات پر گزشتہ سالوں کی زکوۃ کا حکم

مجیب: مفتی ابوالحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی نمبر:74

تاریخ اجراء: 27ربیع الاول1440ھ06دسمبر2018ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کسی اسلامی بہن کی 27دسمبر2006کوشادی ہوئی،اسے میکے اور سسرال کی طرف سے 20تولہ زیورات ملے جوکہ اسی کی ملکیت میں کردیے گئے تھے،پھرفروری 2008میں9گرام سونا تحفے میں ملا،پھرستمبر2010میں ساراسونا بیچ کررہنے کے لئے پلاٹ خریدلیا،اس دوران سونے کی زکوۃادانہیں کی گئی تھی،اب دریافت یہ کرناہے کہ اس اسلامی بہن پرسابقہ سالوں کی کتنی زکوۃہوگی؟اس کے علاوہ اس اسلامی بہن کے پاس اورکوئی مال زکوۃنہیں تھا۔

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب سے پہلے یہ جان لیں:

(1)نصاب پرسال پوراہونے کے بعدزکوۃکی ادائیگی میں تاخیرکرناگناہ ہے۔

(2)زکوۃنکالنے کے لئے تاریخ،مہینے اورسال کاتعین ہجری سال کے اعتبار سے ہوگا۔

(3)زکوۃاگرسونے کی سونے سے یاچاندی کی چاندی سے اداکی جائے تواس وقت وزن کااعتبارہوگااوراگرزکوۃ پیسوں سے نکالنی ہے تواس وقت قیمت کااعتبارہوگااوراس میں قیمت زکوۃکے سال کے اختتام والی معتبرہوگی۔

(4)کسی کے پاس نصاب کی مقدارسے زائدصرف سونایاصرف چاندی ہو'اس کے علاوہ کسی طرح کامال زکوۃنہ ہو توسب سے پہلے وہ نصاب کی مقدارسے چالیسواں حصہ زکوۃنکالے،اب جوزائدمقدارہے اسے دیکھے اگروہ کل نصاب کا پانچواں حصہ ہے تواس کی بھی زکوۃاداکرے ورنہ وہ معاف ہے،اسی طرح باقی زائدکودیکھاجائے گا۔

(5)چندسالوں کی زکوۃرہتی ہوتواس کی ادائیگی کی صورت میں ہرسال جتنی مقدارزکوۃلازم ہوئی ہے اگلے سال زکوۃاداکرتے وقت اتنی مقدارنصاب سے کم کرکے ما بقی کی زکوۃنکالیں گے۔چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے:بیان سائل

سے معلوم ہوا کہ زیور ہر سال اتنا ہی رہا کم و بیش نہ ہُوا تو ہر سال جو سونے کا نرخ تھا اُس سے ۴ تولے ۶ ماشے ۳ سرخ کی قیمت لگا کر زیور نقرہ کے وزن میں شامل کی جائے گی اور ہر ساڑھے باون تولے چاندی پر اس کا چالیسواں حصّہ، پھر ہر ساڑھے دس تولے چاندی پر اس کا چالیسواں حصہ واجب آئے گا، اخیر میں جو ساڑھے دس تولے چاندی سے کم بچے معاف رہے گی، ہر دوسرے سال اگلے برسوں کی جتنی زکوٰۃ واجب ہوتی آئی مال موجود میں سے اتنا کم ہو کر باقی پر زکوٰۃ آئے گی، تین سال سے یہ نقد روپیہ بھی بدستور حساب میں شامل کیا جائیگا اور ہر دوسرے سال جتنے روپے خرچ ہو گئے کم کر لئے جائیں گے، یُوں تین سال کا مجموعی حساب کر کے جس قدر زکوٰۃ فرض نکلی سب فوراً فوراً ادا کر دینی ہو گی اور اب تک جو ادا میں تاخیر کی بہت زاری کے ساتھ اُس سے توبہ فرض ہے اور آئندہ ہر سال تمام پر فوراً ادا کی جائے۔ یہ اگلے تین برسوں میں اس کے سال تمام ہونے کے دن سونے کا بھاؤ دریافت کرنے میں دقت ہو تو احتیاطاً زیادہ سے زیادہ نرخ لگا لے کہ زکوٰۃ کچھ رہ نہ جائے، واللہ تعالیٰ اعلم۔" (فتاوی رضویہ، ج10، ص128و129، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

اسی میں ہے: سونے کے عوض سونا، چاندی کے عوض چاندی زکوٰۃ میں دی جائے جب تو نرخ کی کوئی حاجت ہی نہیں، وزن کا چالیسواں حصہ دیا جائے گا، ہاں اگر سونے کے بدلے چاندی یا چاندی کے بدلے سونا دینا چاہیں تو نرخ کی ضرورت ہو گی، نرخ نہ بنوانے کے وقت کا معتبر ہو نہ وقت ادا کا، اگر ادا سال تمام کے پہلے یا بعد ہو جس وقت یہ مالکِ نصاب ہُوا تھا وہ ماہ عربی و تاریخ وقت جب عود کریں گے اس پر زکوٰۃ کا سال تمام ہو گا اس وقت نرخ لیا جائے گا۔ (فتاوی رضویہ، ج10، ص133، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

صورت مسئولہ میں اس اسلامی بہن پر تین سالوں کی زکوۃ لازم ہو گی کہ اس کے بعد اس نے سونا بیچ کر پلاٹ خرید لیا اور وہ اسلامی بہن تین سالوں کی زکوۃ میں تاخیر کرنے کی وجہ سے گناہگار ہوئیں، ان پر لازم ہے کہ اپنے اس گناہ سے توبہ کرتے ہوئے فوراً اپنے تین سالوں کی زکوۃ ادا کریں، وہ اسلامی بہن 27 دسمبر 2006 کو مالک نصاب ہوئیں چونکہ زکوۃ کا سال ہجری سن سے شمار کیا جاتا ہے اور مذکورہ عیسوی تاریخ کو ہجری تاریخ 6 ذوالحج 1427 بنتی ہے، لہذا 6 ذوالحج 1428 ہجری کو ان کا زکوۃ کا سال مکمل ہو گیا جس کی زکوۃ کی تفصیل درج ذیل ہے:

لہذا اس کے مطابق اس اسلامی بہن پر ہر سال 5.85 ماشے اور مکمل تین سالوں کی 1.4625 تولہ زکوۃ لازم ہوئی، اب اگر وہ اسلامی بہن سونے سے زکوۃ دینا چاہتی ہیں تو 1.4625 تولہ زکوۃ میں ادا کر دیں، اور اگر وہ سونے کی بجائے اس کی قیمت سے زکوۃ دینا چاہتی ہیں تو وہ 16 دسمبر 2007 کو سونے کی جو قیمت تھی معلوم کر کے 5.85 ماشے سونے کی قیمت بطور زکوۃ دیں، اسی طرح 04 دسمبر 2008 اور 23 نومبر 2009 کو سونے کی جو قیمت تھی معلوم کر کے

دونوں سالوں کی الگ الگ 5.85 ماشے سونے کی قیمت زکوۃ میں ادا کردیں۔ جبکہ ستمبر 2010 بمطابق رمضان 1431 کو انہوں نے سونا بیچ کر رہنے کے لئے پلاٹ لے لیا اس لئے اگر اس کے علاوہ کوئی اور مال زکوۃ ان کے پاس نہیں تھا تو بعد میں ان پر زکوۃ لازم نہ ہوئی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net